Regd. No. L 254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۶ اپریل (بذریعہ ڈاک) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو "سخت نزلہ ہے" احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمادیں۔

ربوہ ۱۷ اپریل - حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں - کہ قادیان کی اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ عبداللہ خاں پٹھان درویش کی حالت نازک ہے - احباب جماعت انہیں انفرادی اور اجتماعی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

امور خارجہ، دفاع اور ملک کی سلامتی کو نقصان پہنچانیوالے عناصر کیخلاف مناسب کاروائی کیجائیگی

اخبارات کے کم از کم ۷۵ فی صدی حصّوں کا پاکستانیوں کی ملکیّت ہونا لازمی ہے

کراچی ۱۷ اپریل - آج مجلس دستور ساز نے ایک بل منظور کیا جس کی رو سے ان لوگوں کے خلاف مناسب کاروائی کی جائے گی - جن کی سرگرمیاں امور خارجہ - دفاع اور ملک کی سلامتی کے خلاف ہیں - ایک اور بل کی رو سے یہ فیصلہ کیا گیا - کہ پاکستانی اخبارات یا تو خالصتاً پاکستانیوں کی ملکیت ہونے چاہئیں یا ملکیت کے کم از کم ۷۵ فی صدی حصے پاکستانیوں کے پاس ہوں - ڈیکلریشن کی میعاد تین ماہ رکھی گئی ہے - منظور شدہ میعاد میں اگر اخبار منظر عام پر نہ آیا تو پھر اس صورت میں دوبارہ ڈیکلریشن لینا پڑے گا - اس سلسلے میں غیاث الدین پٹھان کی یہ ترمیم بھی منظور کر لی گئی کہ اگر افسران متعلقہ کو یہ یقین ہو جائے کہ اخبار نہ نکالنے کی وجوہات پرنٹر اور پبلشر کے بس میں نہیں تھیں - تو میعاد میں توسیع بھی ہو سکتی ہے - وزیر داخلہ مشتاق احمد گورمانی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت پریس کی آزادی کو چھیننا نہیں چاہتی - بلکہ اسے برقرار رکھنا چاہتی ہے حکومت کی منشاء ہے کہ پریس اپنی آواز کو زیادہ سے زیادہ مؤثر بنائے۔

کٹر ہندو سماج کی بنیاد ذات پات پر رکھی گئی ہے (ظفر اللہ خاں)

کراچی ۱۷ اپریل - مجلس دستور ساز میں پریم ہری برما کے اس مطالبے پر کہ مشرقی پاکستان میں اقلیتوں کیلئے مخلوط طریق انتخاب ہونا چاہیئے - آج پھر بحث ہوئی - چوہدری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ جداگانہ انتخاب اقلیتوں کے مفاد کے لئے ہی [illegible] ہے غیر منقسم ہندوستان میں مسلمانوں نے اپنا مفاد بھی اسی طرز انتخاب میں سمجھا تھا - اور اب پاکستان میں اقلیتوں کو بھی وہی مراعات دی جا رہی ہیں - جو ہم نے حاصل کی تھیں - چوہدری صاحب موصوف نے مزید فرمایا کہ کٹر ہندو سماج کی بنیاد ذات پات پر رکھی گئی ہے اور اس بات کو ثابت کرنے کے لئے آپ نے ہندوؤں کی مذہبی کتب کے حوالے دیئے آپ نے فرمایا کہ گو بعض لوگوں نے ہندوؤں کے کٹر پن کو دور کرنے کی کوشش کی ہے - لیکن ان کی ابھی ابتداء ہی ہے - ہندو سماج میں ذات پات کو ثابت کرنے کے لئے چوہدری صاحب نے جب ہندوؤں کی مذہبی کتابوں سے حوالے پیش کئے تو کانگرسی ممبر اٹھکر چلے گئے - لیکن چوہدری صاحب کی تقریر کے بعد پھر واپس آگئے - آپ نے فرمایا کہ اگر اونچی ذات کے ہندو ذات پات کو ختم کر دیں تو میں اپنے الفاظ واپس لینے کو تیار ہوں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی حالت تاحال تشویشناک ہے

احباب انفرادی اور اجتماعی دُعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۱۷ اپریل - مکرم جناب ناظر صاحب اعلیٰ بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں :-

حضرت ام المومنین کا درجہ حرارت گذشتہ رات قریباً ۱۰۲ تک بڑھ گیا اگرچہ بعد میں کسی قدر کم ہو گیا - مگر پھر بھی نارمل سے زیادہ ہی رہا تنفس گاہ بگاہ بے قاعدہ رہتا ہے - گلے کی تکلیف بدستور ہے - کمزوری بہت ہے -

تار کے انگریزی الفاظ مندرجہ ذیل ہیں :-

Hazrat Ummul Momnin's temperature rose to about 102 last night and though later it slightly dropped it still remains high, respiration irregular at periods throat trouble continues vitality low

احباب دعا جاری رکھیں - اللہ تعالیٰ حضرت ممدوحہ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے - (آمین)

پاکستانی تاجر کو بھارت کے سپرد کرنیکے خلاف پاکستان کی اپیل مسترد کر دی گئی

کراچی ۱۷ اپریل - آج وزارت امور خارجہ دولت مشترکہ کے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ پاکستانی تاجر مسٹر مبارک علی احمد کو حکومت بھارت کے سپرد کرنے کے خلاف پاکستان کی اپیل مسترد کر دی گئی لندن میں متعین پاکستان کے ہائی کمشنر نے اس سلسلے میں بارہا اپیلیں کیں اور انگلستانی عدالتوں کو بتایا کہ اسبات کے ثبوت موجود ہیں کہ مسٹر مبارک علی پر صرف سیاسی عناد کی وجہ سے مقدمہ چلایا جا رہا ہے - اسلئے بھارت میں ان سے انصاف نہیں کیا جائے گا - پریس نوٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ حکومت برطانیہ کے اس فعل سے وہاں جانے والے پاکستانی اپنے آپ کو غیر محفوظ سمجھیں گے - اور اس کا زبردست ردعمل ہوگا۔

امریکی عوام مذہب میں گہری دلچسپی لیتے ہیں

واشنگٹن ۱۷ اپریل - امریکہ کا ہفت روزہ بلیٹن رقمطراز ہے کہ امریکہ میں اسلامی مشن کے انچارج پاکستانی مبلغ جناب خلیل احمد صاحب ناصر نے ایک بیان میں کہا ہے کہ امریکہ کے لوگ مذہب میں گہری دلچسپی لیتے ہیں - اور مذہب کے لئے ہمیشہ اپنے قلوب کے پٹ وا کرنے کے لئے تیار ہیں۔

عازمین حج کے لئے

کراچی ۱۷ اپریل - امسال حکومت پاکستان نے عازمین حج کے لئے زر مبادلہ کے طور پر خاص قسم کے نوٹ تیار کئے ہیں - جو کہ سٹیٹ بنک آف پاکستان نیشنل بنک آف پاکستان اور حبیب بنک کراچی سے دستیاب ہو سکیں گے - رمضان سے پہلے جانیوالے حضرات میں سے اول درجہ میں سفر کرنیوالوں کو ۳۲۰۰ دوم ۲۳۰۰ اور عرشہ پر سفر کرنیوالوں کو ۱۵۰۰ روپے ساتھ لے جانے کی اجازت ہو گی - اور جو صاحبان رمضان کے بعد جانے کا ارادہ رکھتے ہیں ان میں سے اول درجہ کے مسافروں کو ۲۲۰۰ دوم ۱۵۰۰ اور عرشہ پر سفر کرنے والوں کو ۱۱۰۰ روپے لے جانے کی اجازت ہو گی - ہوائی جہاز کے ذریعہ سفر کرنیوالوں کو ۱۶۰۰ اور ایک سال سے زائد عمر کے بچوں کے لئے مقررشدہ مقدار کی نصف لے جانے کی اجازت ہو گی - جو لوگ براستہ عراق جانا چاہیں انہیں مزید ۴۰۰ روپیہ بنک ڈرافٹ کی صورت میں ساتھ لے جانے کی اجازت ہو گی۔

نزدیک و دور سے

جکارتا ۱۷ اپریل - انڈونیشیا کے وزیر اعظم ڈاکٹر ولوپو نے کہا کہ میری حکومت کراچی میں منعقد ہونے والی اسلامی ملکوں کی کانفرنس میں شمولیت کے متعلق غور کر رہی ہے - اس سلسلے میں پاکستان کے ساتھ گفت و شنید ہو رہی ہے۔

کراچی ۱۷ اپریل - خوراک و زراعت کے عالمی ادارے نے پاکستانی طلباء کو غیر ممالک میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے ۳۸ وظیفے دیئے - ادارے کے تمام ممبر ملکوں سے پاکستان کو زیادہ وظیفے دیئے گئے

کوئٹہ ۱۷ اپریل - ایران کی ٹیم نے بلوچستانی ٹیم کو ایک کے مقابلے میں تین گولوں سے ہرا دیا - اب ایرانی ٹیم کراچی جائے گی - جہاں وہ پاکستان کی ٹیم سے میچ کھیلے گی۔

مظفر گڑھ ۱۷ اپریل آج خوشاب مظفر گڑھ کی ۱۲۷ میل لمبی سڑک پر آمد و رفت شروع ہو گئی - اس سڑک کے دو حصے ہیں ایک خوشاب سے اٹھارہ ہزاری تک اور دوسرا اٹھارہ ہزاری سے مظفر گڑھ تک - سڑک کا افتتاح سردار محمد خان لغاری وزیر تعمیرات عامہ پنجاب نے کیا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس ایبٹ روڈ لاہور سے چھپوا کر ۴۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

حضرت ام المومنین اطال اللہ ظلہا کے صدقہ کی رقوم

از حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے

حضرت اماں جان اطال اللہ ظلہا کی تشویشناک بیماری کی وجہ سے بعض جماعتوں اور افراد نے مجھے صدقہ کی کچھ رقوم بھجوائی ہیں۔ چونکہ آجکل علیحدہ علیحدہ رسید بھجوانا مشکل ہے۔ اس لئے ایسے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ایسی رقوم درج ریکارڈ کر کے مستحق غربا میں تقسیم کر دی جاتی ہے۔ اور بعض صورتوں میں جانور ذبح کر کے صدقہ کرا دیا جاتا ہے۔ چنانچہ ایک دوست کی خواہش کی خاطر ایک اونٹ بھی صدقہ کرایا گیا۔

حضرت ام المومنین طول اللہ بقائھا کی حالت بدستور نہایت تشویشناک ہے۔ چنانچہ چند دن کے خفیف افاقہ کے بعد آج پھر درجہ حرارت زیادہ ہے۔ اور نبض کی حالت بھی خراب ہے اور کمزوری انتہا کو پہونچی ہوئی ہے۔ جس کے ساتھ کبھی کبھی غفلت کے آثار بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور گلے اور گردن میں بھی تکلیف ہے۔ احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت ام المومنین اطال اللہ ظلہا کی صحت اور عمر میں خارق عادت برکت عطا فرمائے۔ اور ان کے مبارک سایہ کو جماعت کے سر اور خاندان کے سر پر لمبے سے لمبا کر دے۔ آمین یا ارحم الراحمین

جو جماعتیں یا افراد جماعت صدقہ کرنا چاہیں۔ ان کے لئے بہتر ہے کہ مقامی مستحقین پر تقسیم کر دیں اور اس تعلق میں سائل اور نظر آنے والے مسکین اور محروم تینوں طبقات کو مدنظر رکھیں۔ مسکین کے مفہوم میں یتامےٰ اور بیوگان بھی شامل ہیں۔ لیکن اگر کوئی دوست اپنی رقوم یا ان کا کچھ حصہ یہاں ربوہ میں بھجوانا چاہیں۔ تو انشاء اللہ ایسی رقوم کی تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا۔ لیکن مقدم حق مقامی غربا کا ہے۔

دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ صدقہ بھی دراصل ایک قسم کی دعا ہے۔ کیونکہ جس طرح مونہہ کی دعا **قولی دعا** ہے۔ اسی طرح صدقہ **عملی دعا** ہے جس کے ذریعہ ایک مومن اپنی قولی دعا پر اپنے عمل کی مہر تصدیق ثبت کرتا ہے۔ لیکن ایسے موقعوں پر کسی قسم کے تکلف یا ریا وغیرہ کا رنگ ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ اگر دل میں حقیقی خواہش پیدا ہو تو حسب توفیق خاموشی کے ساتھ صدقہ دے دیا جائے۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد ربوہ

تعلیم یافتہ احمدی نوجوان توجہ فرمائیں

تعلیم یافتہ احمدی نوجوانوں کی توجہ اخبار ری سول اینڈ ملٹری گزٹ مورخہ ۲ اپریل ۱۹۵۲ء کے صفحہ کالم ۶ کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے۔ محکمہ ڈاک ٹیلیگراف کو انجینیر نگ سپر وائزرز کی ضرورت ہے جس کے لئے درخواستیں مانگی گئی ہیں۔ جو نوجوان شرائط مذکورہ اعلان پر پورے اترتے ہوں ان کو چاہیئے کہ قبل از تاریخ درخواستیں دے دیں۔ نوجوانوں کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ (ناظر امور عامہ ربوہ)

شکریہ

جماعت احمدیہ منٹگمری شہر نے بالعموم اور مکرم عبد الحق صاحب ناصر قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے بالخصوص الفضل کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں خاکسار کے ساتھ جو تعاون فرمایا ہے اس کے لئے خاکسار سب احباب کا بہت ممنون ہے جزاھم اللّٰہ احسن الجزاء احباب سے استدعا ہے کہ ان کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ سب پر فضل فرمائے اور دینی و دنیوی حسنات عطا کرے۔ برادرم عبد الحق صاحب آجکل بعض کاروباری مشکلات میں ہیں۔ ان کے کاروبار میں برکت اور اولاد نرینہ کے لئے دعا کی جائے۔

ملک نواب خان صاحب محبوب آرمز کمپنی منٹگمری نے ایک خریدار برائے روزنامہ اور ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ نے ایک خریدار خطبہ نمبر کا اپنی طرف سے چندہ دیا ہے۔ جو دیگر احباب کے لئے نیک نمونہ کا موجب ہیں۔ اللہ تعالےٰ بہترین اجر دے۔

(خاکسار:۔ محمد عبد اللہ اعجاز مینیجر الفضل)

(بقیہ لیڈر صفحہ ۳)

ہمیں یقین ہے کہ مودودی صاحب جو بقول خود "احیائے اسلام" اور "اقامت دین" کے لئے کھڑے ہوئے ہیں اپنے اس اصول پر ایک خالص اور جاودانی اسلامی اصول کے طور پر ہی ایمان رکھتے ہوں گے۔ اور محض ایک تغیر پذیر عقلی اصول نہیں سمجھتے ہوں گے۔ اور یہ بھی ایمان رکھتے ہوں گے۔ کہ ایک "مثالی اسلامی حکومت" کا یہی اصول ہونا چاہیئے۔ اور کہ یہ اصول قرآن کریم کی تعلیم اور اسوہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہی ماخوذ ہے۔

کیا ہم امید رکھیں کہ مودودی صاحب اپنے "نظریہ جہاد" "نظریہ قتل مرتد" اور "نظریہ حکومت الٰہیہ" پر اپنے اسی اصول کی روشنی میں نظر ثانی فرمائیں گے؟ کیونکہ وہ آپ کے مسلمہ اصول سے ٹکراتے ہیں۔ اور اس کی کھلی تردید ہیں۔

کیا ایک "اسلامی حکومت" کا بہترین نمونہ جو ہمارے سامنے ہے خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی حکومت نہیں ہے؟ لیکن کیا مودودی صاحب انہیں انبیاء علیہم السلام کی طرح معصوم سمجھتے ہیں؟ جب خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم بھی معصوم نہیں ٹھہرائے جا سکتے۔ تو تمام علمائے اسلام اور عام مسلمانوں کا خواہ وہ کتنے ہی متقی کیوں نہ ہوں کیا مقام ہو سکتا ہے؟ اس لئے کیا یہ صحیح نتیجہ نہیں ہے۔ کہ آج جو بھی حکومت الٰہیہ قائم ہوگی چونکہ انسانوں کے ذریعہ سے ہی قائم ہوگی۔ اس لئے وہ حقیقی حکومت الٰہیہ نہیں ہوگی بلکہ ایسے انسانوں کی حکومت ہوگی۔ جو اسکو اللہ اور رسول کے احکام کے مطابق چلانے کی کوشش کریں گے۔ اس لئے وہ حکومت مبرا عن الخطا نہیں قرار دی جا سکتی۔ اس لئے کیا یہ منطقی نتیجہ نہیں ہے کہ مودودی صاحب کے مندرجہ بالا اصول کے مطابق انسانوں کو مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ کہ وہ ہمیشہ ایک ایسی حکومت کے "ایک مقرر سرکاری انداز فکر ہی کے پابند رہیں"۔

درخواستہائے دعا

چوہدری محمد شریف ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ منٹگمری اعصابی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں (۲) میری اہلیہ کئی ماہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی جائے ممنون ہونگا۔ ڈاکٹر سید غلام غوث ربوہ (۳) میرا چھوٹا بچہ دو ہفتوں سے بہت بیمار ہے۔ احباب کرام اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ عبد القادر ڈرگ روڈ بازار کراچی

حادثۂ کار
لائل پور کے احباب فوری توجہ فرمائیں

ایک لڑکی جو کہ غالباً ۱۹ سال کی ہے۔ مورخہ ۱۷ اپریل صبح ۶ بجے کے قریب کارخانہ بازار لائل پور کے باہر ایک پرائیویٹ کار سے ٹکرا کر سخت زخمی ہو گئی ہے۔ جو بالکل بے ہوش ہے۔ صرف کبھی کبھی ہوش آتا ہے۔ اپنا رول نمبر ۲۴۷۶ آپا معاف کر دو۔ خالو جی معاف کر دو۔ بھائی جان معاف کر دو کہتی ہے۔ دماغ پر سخت چوٹ لگی ہے اسے بوجہ نازک حالت اور لاعلمی پتہ کے اسکے گھر نہیں پہونچایا جا سکا۔ لہذا میں اسے ہسپتال میں لاہور لے آئی ہوں

حالت بہت نازک ہے شائد کل ۱۹ کی صبح کو اسے کراچی لے جاؤں۔ کیونکہ میری کار سے ٹکر ہوئی ہے۔ میں اپنی عزیز بچی کی طرح اس کی خدمت کر رہی ہوں۔ لہذا بچی کے ورثا فوراً متوجہ ہوں۔ صفیہ بیگم اہلیہ سید محمد حسین ایس۔ڈی۔او ریٹائرڈ لوئر باری دوآب کینال کوچہ سلطانی لاہور

اعلان

سندھ ویجی ٹیبل آئیلز اینڈ الائیڈ پروڈکٹس کمپنی لمیٹڈ ربوہ کا ایک غیر معمولی جنرل اجلاس مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۵۲ء بروز منگل بوقت ۹ بجے صبح کمپنی کے دفتر میں ہو رہا ہے۔ لہذا جملہ حصہ داران کمپنی سے درخواست ہے کہ براہ مہربانی اس اجلاس میں ضرور شرکت فرما کر اپنے اپنے مشورہ سے مستفیض فرمائیں۔ باوجود اس بات کے جانتے ہوئے کہ اس کمپنی میں آپ کا ہی روپیہ خرچ ہو رہا ہے۔ آپ اس کے کاروبار میں دلچسپی نہیں لے رہے ہیں اس لئے بذریعہ اخبار یہ اعلان کرایا جا رہا ہے۔ رجسٹرڈ نوٹس بھی بذریعہ ڈاک ہر ایک حصہ دار کے نام علیحدہ علیحدہ بھجوایا جا رہا ہے۔ والسلام

چیئرمین سندھ ویجی ٹیبل آئیلز اینڈ الائیڈ پروڈکٹس کمپنی ربوہ

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۵۲ء

عزم صمیم

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے امسال مجلس مشاورت میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:-

اللہ تعالےٰ نے میرے ہاتھ سے سلسلے کے بڑے بڑے کام لئے ہیں لیکن میں اپنی زندگی کا سب سے بڑا کارنامہ جو سمجھتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فوت ہوئے اور جماعت پر ایک نازک وقت آیا۔ تو میں نے آپ کی نعش مبارک کے سرہانے کھڑے ہوکر اپنے خدا سے یہ خاموش عہد کیا تھا کہ خواہ ساری جماعت مرتد ہو جائے میں اکیلا صداقت پر قائم رہوں گا اور اسے پھیلانے کی کوشش کرتا چلا جاؤنگا۔ آج میں بوڑھا ہو چکا ہوں لیکن اللہ تعالےٰ کے فضل سے آج بھی اس بڑھاپے کے باوجود اپنے اندر میں وہی جوش محسوس کرتا ہوں اور اس پر قائم ہوں کہ اگر خدانخواستہ کبھی ساری جماعت بھی منحرف ہو جائے تو بھی میں صداقت کو پھیلانے کے لئے اکیلا کھڑا رہوں گا۔ حضور نے فرمایا میں خوب یاد رکھو کہ روپیہ سے کچھ نہیں بنتا۔ اصل چیز مومنانہ روح ہے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کونسا روپیہ تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس کونسا روپیہ تھا۔ خود میں جب خلیفہ بنا ہوں۔ اس وقت میرے پاس کونسا روپیہ تھا۔ پس روپے سے دنیا فتح نہیں ہوا کرتی۔ دنیا ایمان سے فتح ہوتی ہے۔ اگر ایک پیسہ بھی نہ آئے تب بھی انشاء اللہ تعالےٰ خدا تعالےٰ کا کام بند نہیں ہوگا۔"

(الفضل ۱۷ اپریل ۱۹۵۲ء)

حضور کے یہ الفاظ کمزور دلوں میں اعتماد اور کم ہمتوں کے ارادوں میں برقی قوت بھرنے کے لئے کافی ہیں عظیم الشان کاموں میں منزل مقصود کی طرف ایک انچ آگے بڑھنا کامیابی ہی ہوتی ہے۔ خواہ یہ ایک انچ کا فاصلہ ہماری پوری زندگی کا حاصل ہی کیوں نہ ہو۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ایک انچ بڑھنا بھی ضروری نہیں۔ بشرطیکہ عزم صمیم ہو۔

جماعت احمدیہ تمام دنیا میں توحید باری تعالےٰ اور رسالت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا نصب کرنے کے لئے کھڑی ہوئی ہے یہ ایک عظیم الشان مقصد ہے۔ اور اس سے بڑھ کر عظیم الشان مقصد اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ ہر احمدی کا مقصد حیات تبلیغ اسلام ہے اس کا اٹھنا بیٹھنا۔ جاگنا۔ سونا۔ کھانا الغرض اس کا ہر فعل تبلیغ اسلام اور صرف تبلیغ اسلام کے لئے ہونا چاہیئے۔ اس لئے یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کسی کے پاس تبلیغ کے لئے فلاں اسباب مہیا ہیں یا نہیں۔ جب اصول یہ ہے کہ ہماری ہر حرکت تبلیغ اسلام کے لئے ہونی چاہیئے۔ تو پھر اس کا کیا سوال رہ جاتا ہے۔ کہ ہمارے پاس فلاں چیز ہے یا نہیں۔ جو لوگ اسباب کا موںہہ دیکھنے بیٹھ جاتے ہیں۔ ان کے پیش نظر درحقیقت یہ عظیم الشان مقصد ہوتا ہی نہیں کیونکہ مقصد میں کامیابی کا اولین اصول یہی ہے۔ کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے اس کو حصول مقصد کے لئے لگا دیا جائے کام بظاہر نتائج سے دیکھے جاتے ہیں اور کامیابی سے جدوجہد کی قیمت مقرر کی جاتی ہے۔ مگر یہ اصول صرف چھوٹے چھوٹے کاموں کے لئے ہو تو ہو بڑے بڑے عظیم الشان کاموں کے لئے یہ اصول نہیں بلکہ یہ اصول ہے کہ ہم نے نتائج پیدا کرنے کے لئے کیا جدوجہد کی ہے بلکہ کامیابی جدوجہد کی کمیت اور کیفیت سے ناپی جائے گی۔

اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ سامان کچھ بھی نہیں ہیں۔ سامان بے شک بڑی اہم چیز ہیں لیکن یہاں سوال یہ ہے کہ آیا جتنے بھی سامان ہمارے پاس ہیں۔ ہم نے حصول مقصد کے لئے ان کو استعمال کیا ہے یا نہیں؟

دنیا میں جتنے بھی اللہ تعالےٰ کے بندے دعوت حق کے لئے آج تک کھڑے ہوئے ہیں۔ تمام کے تمام بلا استثناء دنیاوی سامانوں سے تہی دست ہی ہوتے رہے ہیں۔ دنیاوی سامان ہمیشہ ان کے مخالفین کے پاس ہوتے ہیں لیکن کیا ان بندگان خدا میں سے ایک بھی ایسا ہے جس نے محض اس لئے دعوت حق چھوڑ دی ہو کہ اس کے پاس مخالفین کا مقابلہ کرنے کے لئے دنیوی سامان نہیں تھے۔ ان کا ساز و سامان صرف وہ آہنی ارادہ تھا۔ جس کے سامنے فولاد سے لدی ہوئی افواج بے دست و پا ہو جاتی تھیں۔

کیا جماعت احمدیہ نے اب تک جو کام کیا ہے وہ ساز و سامان کے بل پر کیا ہے؟ اگر مسیح موعود علیہ السلام ہمارا اولوالعزم امام ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور ہمارے بھائی ساز و سامان کے انتظار میں بیٹھے رہتے۔ تو کیا آج دنیا میں ایک مشن بھی قائم کر سکتے؟ یہ کوئی مخفی بات نہیں ہے۔ سچ یہ ہے کہ جتنا روپیہ ہمارے تمام مشنوں پر اس وقت صرف ہو رہا ہے۔ عیسائیوں کے ایک مشن کے خرچ سے بھی بہت کم ہے افریقہ میں جہاں اب ہمارے مشن نہایت کامیابی سے چل رہے ہیں۔ اور وہاں عیسائی مشنوں کو ہم نے شکست فاش دی ہے۔ عیسائی مشنوں کی پشت پر یورپ اور امریکہ جیسی قومیں ہیں۔ جو پانی کی طرح روپیہ بہا سکتی ہیں۔ اور بہاتی ہیں۔ ان کے مقابلہ میں ہمارے نیم گرسنہ مبلغ ہیں جو آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ہمارے مبلغین کے سامنے ایک واضح مقصد ہے۔ ان کے پاس ایک صدق جذبہ۔ ایک پرخلوص ارادہ ہے جو ان کی ہمت بندھائے رکھتا ہے۔ حق خود ایک ایسی ننگی تلوار ہے۔ جس کے سامنے تمام دنیاوی ہتھیار کند ہو جاتے ہیں۔ حق وہ چیز ہے جو شداد وں نمرودوں۔ فرعونوں کے مقابلہ میں بے سر و سامان میدان کارزار میں نکلتا ہے۔ اور ان پر فتح پاتا ہے۔

اسلامی حکومت اور آزادی ضمیر

پرسوں ہم نے الفضل کے ان کالموں میں روزنامہ "تسنیم" کی خبروں کی بناء پر لکھا تھا کہ اگر ریاست "سوات" میں واقعی وہی ہو رہا ہے۔ جس کا پتہ ان خبروں سے لگتا ہے۔ تو ہم اصولاً اس کے خلاف پر زور احتجاج کرتے ہیں۔ کیونکہ پاکستان کے ہر شہری کا یہ مسلّمہ حق ہے۔ کہ وہ اپنے عقائد کی تبلیغ میں آزاد ہو۔ اور حکومت کو چاہیئے۔ کہ اس کی خلاف ورزی کو سختی سے روکے۔

اس ضمن میں مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۵۲ء کے "تسنیم" میں مودودی صاحب کا ایک بیان شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ فرماتے ہیں۔

"یہ حالات اس لئے بھی افسوسناک ہیں کہ پاکستان میں اب تک جو بُری شالیں قائم ہو چکی ہیں۔ ان میں ایک اور بدتر شال کا اضافہ ہو رہا ہے۔ کسی ملک کے لئے یہ کوئی نیک فال نہیں ہے کہ اس میں پُرامن اجتماعی تحریکوں اور معقول افکار اور نظریات کی اشاعت کو لیسے بے ضابطہ جبر و تشدد سے دبانے کی کوشش کی جائے۔ اس کا نتیجہ اگر کچھ ہو سکتا ہے تو وہ یہی ہے کہ پُرامن تحریکوں کے دروازے بند ہو کر مفسدانہ اور فتنہ انگیز تحریکوں کے دروازے کھل جائیں۔ اور معقول اور مدلل افکار و نظریات کی جگہ غیر معقول جذباتی افکار پھیلنے شروع ہو جائیں۔ انسان جب تک انسان ہیں وہ سوچنے سے کسی طرح باز نہیں رہ سکتے۔ اور نہ کوئی انسانی طاقت ان کو مجبور کر سکتی ہے۔ کہ وہ ہمیشہ ایک مقرر "سرکاری" انداز فکر ہی کے پابند رہیں۔ اب یہ پاکستان کے حکمرانوں کے انتخاب پر موقوف ہے کہ وہ اپنے ملک کے باشندوں کو معقول اور پُرامن طریقوں سے سوچنے اور اپنی سوچ کے مطابق کام کرنے دینا چاہتے ہیں۔ یا انہیں زبردستی دیوانگی کی طرف ہی دھکیل دینے پر مصر رہنا چاہتے ہیں۔" (روزنامہ تسنیم ۱۷ اپریل)

جو اصول اس عبارت میں بیان کئے گئے ہیں۔ ہم جہاں تک اصول کا تعلق ہے نہ صرف ان کی تائید کرتے ہیں بلکہ یقین رکھتے ہیں کہ یہ ٹھیٹھ اسلامی اصول ہیں اور خاص حد تک قرآن کریم کی روح تعلیم کا اظہار کرتے ہیں۔ اور یہ قرآن کریم کی مشہور و معروف آیہ کریمہ لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی کی اسائے صحیح تفسیر ہے۔

ہم نے پرسوں یہ بھی عرض کیا تھا کہ ہمیں خود مودودی صاحب اور ان کی جماعت سے نظریاتی اور طریق کار میں سخت اختلاف ہے۔ اور ہم نے ہمیشہ اپنی دانست کے مطابق ان کے نظریات اور طریق کار پر سخت سے سخت نکتہ چینی کی ہے۔ اور اسلامی تعلیم کی روشنی میں ان کا غلط ہونا ثابت کیا ہے۔ اور ہمیں خوشی ہے کہ مودودی صاحب پر ذاتی تجربہ سے منکشف ہوتا جا رہا ہے۔ کہ ان کے اپنے بخیال خود اسلامی نظریات اور طریق کار جو انہوں نے اپنے لٹریچر میں پیش کئے ہیں۔ ایک "حقیقی اسلامی حکومت" کے اصول نہیں ہو سکتے اس لئے اسلامی حکومت جتنی زیادہ سے زیادہ اسلامی ہوگی اتنا ہی زیادہ سے زیادہ اس کا فرض ہوگا۔ کہ وہ آپ کے اس اصول کو مدنظر رکھے کہ

"انسان جب تک انسان ہیں وہ سوچنے سے کسی طرح باز نہیں رہ سکتے۔ اور نہ کوئی انسانی طاقت ان کو مجبور کر سکتی ہے۔ کہ وہ ہمیشہ ایک "سرکاری" انداز فکر ہی کے پابند رہیں۔"

(باقی دیکھیں صہ۲ پر)

نئی جماعت بنانے کی وجہ (۲)

(از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

مصر کی حکومت اپنی جگہ پر اپنا کام کر رہی ہے۔ ایران کی حکومت اپنی جگہ پر اپنا کام کر رہی ہے۔ افغانستان کی حکومت اپنی جگہ پر اپنا کام کر رہی ہے، دیگر اسلامی حکومتیں اپنی اپنی جگہ پر اپنا کام کر رہی ہیں۔ لیکن ان کی موجودگی میں بھی ایک خلا باقی ہے، ایک کمی باقی ہے۔ اور اسی خلا اور اسی کمی کو پورا کرنے کے لئے احمدیہ جماعت قائم ہوئی ہے، جب خلافت ترکیہ کو ترکوں نے ختم کر دیا۔ تو مصر کے بعض علماء نے بعض رازداروں کے قول کے مطابق شاہ مصر کے اشارہ سے ایک تحریک خلافت شروع کی۔ اور اس تحریک سے ان کا منشا یہ تھا۔ کہ شاہ مصر کو خلیفۃ المسلمین تصور کر لیا جائے، اور اس طرح مصر کو دوسرے اسلامی ممالک پر فوقیت حاصل ہو جائے۔ سعودی عرب نے اس کی مخالفت شروع کی۔ اور یہ پراپیگنڈا شروع کر دیا۔ کہ یہ تحریک انگریزوں کی اٹھائی ہوئی ہے۔ اگر کوئی شخص خلافت کا مستحق ہے۔ تو وہ سعودی عرب کا بادشاہ ہے۔ جہاں تک خلافت کا تعلق ہے وہ یقیناً ایک ایسا رشتہ ہے۔ جس سے سب مسلمان اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ لیکن جب یہ خلافت کا لفظ کسی خاص بادشاہ کے ساتھ مخصوص ہونے لگا۔ تو دوسرے بادشاہوں نے فوراً تاڑ لیا۔ کہ ہماری حکومت میں رخنہ ڈالا جاتا ہے۔ اور وہ مفید تحریک بیکار ہو کر رہ گئی۔ لیکن اگر یہی تحریک عوام میں پیدا ہو۔ اور مذہبی روح اس کے پیچھے کام کر رہی ہو۔ تو سیاسی رقابت اس کے رستہ میں حائل نہیں ہوگی صرف جماعتی رقابت اس کے راستہ میں روک بنے گی۔ سیاسی رقابت کی وجہ سے ایسی تحریک اسی ملک میں محدود ہو کر رہ جائیگی۔ جس کی حکومت اس کی تائید میں ہوگی، لیکن جماعتی مخالفت کی صورت میں وہ کسی ملک میں محدود نہیں رہے گی۔ ہر ملک میں جائیگی اور پھیلے گی۔ اور اپنی جڑیں بنائے گی، بلکہ ایسے ملکوں میں بھی جا کر کامیاب ہوگی۔ جہاں اسلامی حکومت نہیں ہوگی۔ کیونکہ سیاسی ٹکراؤ نہ ہونے کی وجہ سے ابتدائی زمانہ میں حکومتیں اس کی مخالفت نہیں کریں گی۔ چنانچہ احمدیت کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے۔ احمدیت کا منشا محض مسلمانوں کے اندر اتحاد پیدا کرنا تھا۔ وہ بادشاہت کی طالب نہیں تھی۔ وہ حکومت کی طالب نہیں تھی۔ انگریزوں نے اپنے ملک میں بعض دفعہ احمدیت کو تکلیفیں بھی پہنچائی ہیں۔ لیکن اس کے خالص مذہبی ہونے کی وجہ سے اس سے کھلے بندوں ٹکرانے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ افغانستان میں ملانوں سے ڈر کر بعض دفعہ بادشاہوں نے سختیاں کیں۔ لیکن پرائیویٹ ملاقاتوں میں اپنی معذوریاں بھی ظاہر کرتے رہے۔ اور اظہارِ ندامت بھی کرتے رہے۔ اسی طرح دوسرے اسلامی ممالک عوام الناس نے مخالفت کی۔ علماء نے مخالفت کی۔ اور ان سے ڈر کر حکومت نے بھی بعض دفعہ روکیں ڈالیں۔ لیکن کسی حکومت نے یہ نہیں سمجھا کہ یہ تحریک ان کی حکومت کا تختہ الٹنے کے لئے قائم ہوئی ہے، اور یہ ان کا خیال بالکل درست تھا۔ احمدیت کو سیاست سے کوئی غرض نہیں۔ احمدیت صرف اسی غرض کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ کہ مسلمانوں کی دینی حالت کو درست کرے۔ اور انہیں ایک رشتہ میں پرو دے۔ تا وہ مل کر اسلام کے دشمنوں کا اخلاقی اور روحانی ہتھیاروں سے مقابلہ کر سکیں۔ اسی بات کو سمجھتے ہوئے امریکہ میں احمدی مبلغ گئے۔ جس حد تک وہ ایشیائیوں کی مخالفت کرتے ہیں۔ انہوں نے احمدی مبلغوں کی مخالفت کی۔ لیکن جہاں تک مذہبی تحریک کا سوال تھا۔ اس کے مدنظر انہوں نے مخالفت نہیں کی۔ ڈچ حکومت نے انڈونیشیا میں بھی اسی طریق سے کام لیا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ سیاست میں یہ ہمارے ساتھ نہیں ٹکراتے۔ تو گو انہوں نے مخفی نگرانیاں بھی کیں بے اعتنائیاں بھی کیں۔ مگر کھلے بندوں احمدیت سے ٹکرانے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ اور اس رویہ میں وہ بالکل حق بجانب تھے۔ بہرحال ہم ان کے مذہب کے خلاف تبلیغ کرتے تھے۔ اس لئے ہم ان سے کسی ہمدردی کے امیدوار نہیں تھے۔ مگر ہم ان کی سیاست سے بھی براہِ راست نہیں ٹکراتے تھے اس لئے ان کا بھی یہ کوئی حق نہیں تھا۔ کہ ہم سے براہِ راست ٹکراتے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اب جماعت احمدیہ قریباً ہر ملک میں قائم ہے۔ ہندوستان میں بھی۔ افغانستان میں بھی۔ ایران میں بھی۔ عراق میں بھی۔ شام میں بھی۔ فلسطین میں بھی۔ مصر میں بھی۔ اٹلی میں بھی۔ سوئٹزرلینڈ میں بھی۔ جرمن میں بھی۔ انگلینڈ میں بھی۔ یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ میں بھی۔ انڈونیشیا، ملایا، ایسٹ اور ویسٹ افریقہ، ایبے سینیا، ارجنٹائن۔ غرض ہر ملک میں تھوڑی یا بہت جماعت موجود ہے۔ اور ان ممالک کے اصلی شہریوں میں سے جماعت موجود ہے۔ یہ نہیں۔ کہ وہاں کے بعض ہندوستانی احمدی ہو گئے ہوں۔ اور وہ ایسے مخلص لوگ ہیں۔ کہ اپنی زندگیاں اسلام کی خدمت کے لئے قربان کر رہے ہیں۔ ایک انگریز لیفٹیننٹ اپنی زندگی وقف کر کے اس وقت مبلغ کے طور پر انگلستان میں کام کر رہا ہے۔ باقاعدہ نمازی ہے۔ شراب وغیرہ کے قریب نہیں جاتا۔ خود محنت اور مزدوری سے پیسے کما کر ٹریکٹ وغیرہ شائع کرتا یا جلسے کرتا ہے۔ ہم اسے گزارہ کے لئے اتنی قلیل رقم دیتے ہیں۔ کہ جس سے انگلستان کا ایک چوہڑا بھی زیادہ کماتا ہے۔ اسی طرح جرمنی کے ایک شخص نے زندگی وقف کی ہے۔ وہ بھی فوجی افسر ہے۔ بڑی جدوجہد کے بعد وہ جرمنی سے نکلنے میں کامیاب ہوا ہے۔ ابھی اطلاع آئی ہے۔ کہ وہ سوئٹزرلینڈ پہنچ گیا ہے، اور وہاں ویزا کا انتظار کر رہا ہے۔ یہ نوجوان اسلام کی خدمت کا بے انتہا جوش اپنے دل میں رکھتا ہے۔ اور اسی لئے پاکستان آ رہا ہے۔ کہ یہاں اسلام کی تعلیم پوری طرح حاصل کر کے کسی غیر ملک میں اسلام کی تبلیغ کرے۔

جرمنی کا ایک نوجوان مصنف اور اس کی تعلیم یافتہ بیوی زندگی وقف کرنے کا ارادہ ظاہر کر رہے ہیں۔ اور شاید عنقریب ہی وہ اس فیصلہ پر پہنچ کر پاکستان تعلیم الاسلام کے لئے آ جائیں گے۔ اسی طرح ہالینڈ کا ایک نوجوان اسلام کے لئے اپنی زندگی وقف کرنے کا ارادہ کر چکا ہے۔ اور غالباً جلد ہی کسی نہ کسی ملک میں تبلیغ اسلام کے کام پر لگ جائیگا۔ بے شک جماعت احمدیہ تھوڑی ہے، لیکن دیکھنا یہ ہے۔ کہ اس کے ذریعہ سے جماعت اسلامی قائم ہو رہی ہے، ہر ملک میں کچھ نہ کچھ افراد اس میں شامل ہو کر ایک عالمگیر اتحاد کی بنیاد رکھ رہے ہیں اور ہر سیاست کے ماننے والے لوگوں میں سے کچھ نہ کچھ آدمی اس میں شامل ہو رہے ہیں۔ ایسی تحریکوں کی ابتدا شروع میں چھوٹی ہی ہوا کرتی ہے۔ لیکن ایک وقت میں جا کر وہ ایک فوری قوت حاصل کر لیتی ہیں۔ اور چند دنوں میں اتحاد اور اتفاق کا بیج بونے میں کامیاب ہو جاتی ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ سیاسی طاقت کے لئے سیاسی جماعتوں کی ضرورت ہے۔ اور مذہبی اور اخلاقی طاقت کے لئے مذہبی اور اخلاقی جماعتوں کی ضرورت ہے۔ جماعت احمدیہ سیاست سے اسی لئے الگ رہتی ہے۔ کہ اگر وہ ان باتوں میں دخل دے۔ تو وہ اپنے کام میں سست ہو جائے۔ (منقول از احمدیت کا پیغام صفحہ ۱۹ تا ۲۷)

اعلیٰ درجہ کے ایمان کی تعریف

"جب تم ایمان ایمان کہتے ہو۔ تو کبھی یہ بھی سوچ لیا کرو۔ کہ تمہارے اندر کونسا ایمان پایا جاتا ہے۔ اگر تمہارا ایمان وہ تفاصیل اپنے اندر رکھتا ہے۔ جو اعلیٰ درجہ کے ایمان کے ساتھ ہوا کرتی ہیں۔ (۱) اگر تم نمازوں کے پابند ہو۔ (۲) اگر تم روزہ رکھنے سے جی نہیں چراتے۔ (۳) اگر تم دوسروں کا مال نہیں کھاتے۔ (۴) اگر تم اپنے کاموں میں سست اور غافل نہیں۔ (۵) اگر دین کے لئے قربانی کرنے کی روح تم میں پائی جاتی ہے۔ (۶) اگر قربانی کے موقعہ پر تم کھاگنے کی کوشش نہیں کرتے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے جان قربان کرنے کی تڑپ تمہارے اندر پائی جاتی ہے (۷) اگر تم میں یہ وصف پایا جاتا ہے۔ کہ تم ہمیشہ سچ بولتے ہو۔ خواہ تمہارے باپ کو نقصان پہنچے۔ یا تمہارے بیٹے کو تکلیف پہنچے۔ اگر سچ بولنے کی وجہ سے تمہارا بیٹا پھانسی چڑھتا ہے۔ تم کہتے ہو۔ کہ میں سچ ہی بولوں گا۔ اگر میرا باپ یا میرا بیٹا پھانسی چڑھتا ہے۔ تو بے شک چڑھ جائے (۸) اگر تم میں اتنا اخلاص پایا جاتا ہے۔ کہ تم سمجھتے ہو۔ کہ دین کے مقابلہ میں کسی چیز سے محبت نہیں کر سکتا (۹) تب بے شک یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ تمہارے اندر وہ چیز پائی جاتی ہے۔ جس کا نام ایمان ہے۔ کیونکہ یہی چیزیں ہیں۔ جن کی وجہ سے اس کا نام ایمان رکھا گیا ہے۔"

ہر احمدی اپنا محاسبہ کر کے دیکھ لے۔ کہ اس کے اندر کونسا ایمان ہے۔ اور اس اعلیٰ درجہ کے ایمان کے پیدا کرنے کے لئے پوری کوشش کرے۔ یہی ایمان اس کے اندر اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں کرنے کی طاقت پیدا کریگا۔ (وکیل المال تحریک جدید)

رسالہ الفرقان کا خلافت نمبر

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز مضمون

احباب کرام! رسالہ الفرقان کا خلافت نمبر اپریل کی آخری تاریخ کو شائع ہو رہا ہے۔ اس رسالہ میں بزرگانِ سلسلہ اور دوسرے اہل قلم اصحاب کے قیمتی اور اہم مضامین شائع ہو رہے ہیں۔

خلافت راشدہ کے امتیازات

کے زیر عنوان سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک بصیرت افروز مضمون بھی چھپ رہا ہے۔ انشاء اللہ العزیز اس نمبر میں خلافت کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائیگی۔ اور یہ نمبر شیعہ، سنی اور احمدی حضرات کے لئے ایک تحفہ ہوگا۔ بڑی تقطیع پر سو صفحات اس کا حجم ہے۔ اس نمبر کی قیمت ایک روپیہ ہوگی۔ جو دوست الفرقان کے باقاعدہ خریدار ہیں، یا ۳۰ اپریل سے پہلے پہلے پانچ روپے سالانہ چندہ ادا کر کے خریدار بن جائیں۔ انہیں یہ نمبر زائد قیمت کے بغیر ملے گا۔ خاکسار ابو العطاء جالندھری ایڈیٹر الفرقان۔

پتہ برائے ترسیل زر و خط و کتابت: منیجر الفرقان احمد نگر ربوہ ضلع جھنگ

مخالفین احمدیت کے اعتراضات کے جوابات

از مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سلسلہ احمدیہ

مجلس "تحفظ ختم نبوت" نواب شاہ نے ایک اشتہار "مرزائی اپنے نبی کا دماغی توازن درست ہونے کا ثبوت دیں" کے عنوان سے شائع کیا ہے۔ ہماری طرف سے اس کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ احرار نے یہ اشتہار دیکر خود یہ ثبوت مہیا کر دیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے دعویٰ میں سچے ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ راستباز نبیوں کے مخالفین ان پر یہی اعتراض کرتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کذالک ما اتی الذین من قبلھم من رسول الا قالوا ساحر او مجنون اتواصوا بہ بل ھم قوم طاغون (الذاریات ع ۳) یعنی اسی طرح پہلے لوگوں کے پاس بھی کوئی رسول نہیں آیا مگر انہوں نے یہی اعتراض کیا کہ یہ جادوگر ہے یا مجنون ہے یعنی اس کا دماغی توازن درست نہیں۔ اللہ فرماتا ہے یہ اعتراض کرنے والے لوگ سرکش ہیں۔

دوسرا اصولی جواب یہ ہے کہ اس اشتہار میں احرار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات میں کتر بیونت کرکے منشاء متکلم کے خلاف ان کو ترتیب دی اور اس طرح کلام میں تناقض ثابت کرنے کی ناپاک کوشش کی ہے لیکن احرار اس میں قطعاً ناکام رہے ہیں کیونکہ اہل علم جانتے ہیں کہ کسی کے کلام میں تناقض ثابت کرنے کے لئے مندرجہ ذیل آٹھ شرائط ہیں:

در تناقض ہشت وحدت شرط داں
وحدت موضوع و محمول و مکاں
وحدت شرط و اضافت جزو و کل
قوت و فعل است در آخر زماں

یعنی دو کلاموں میں تناقض تب ہی ہو سکتا ہے جبکہ وہ بلحاظ موضوع۔ محمول۔ شرط۔ اضافت۔ مکان و زمان۔ جزو و کل اور قوت و فعل میں متفق ہوں لیکن بلحاظ حکم ان میں اختلاف ہو۔ لیکن احرار نے ان شرائط کا بالکل پاس نہیں کیا۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ان شرائط کے ماتحت آپ کے کلام میں ہرگز تناقض ثابت نہیں ہو سکتا۔

اسی سلسلہ میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ پنڈت دیانند نے بھی ان شرائط سے آزاد ہو کر محض بغض و عناد سے قرآن کریم پر بھی ناپاک اعتراض کیا ہے چنانچہ لکھتا ہے:

"کہیں تو لکھا ہے کہ اونچی آواز سے اپنے پروردگار کو پکارو۔ اور کہیں لکھا ہے کہ دھیمی آواز سے خدا کو یاد کرو۔ اب کہیے کون سی بات سچی ہے کون سی جھوٹی"

(ستیارتھ پرکاش باب ۱۴)

اب ہم احرار کے پیش کردہ حوالجات کی حقیقت ترتیب وار واضح کرتے ہیں۔

اعتراض نمبر ۱: "میں نے کشف میں دیکھا کہ میں خدا ہوں اور یقین کیا کہ میں وہی ہوں"

(کتاب البریہ ص۷۹)

جواب نمبر ۱:۔ یہ حوالہ درج کرکے یہ دھوکہ دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ گویا آپ نے خدا ہونے کا دعویٰ کیا ہے حالانکہ یہ صریح جھوٹ ہے آپ نے ہرگز ایسا دعویٰ نہیں کیا بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

وہ ہے واحد لاشریک ہے اور لازوال
سب موت کا شکار ہیں اس کو فنا نہیں

(۲) جو عبارت نقل کی گئی ہے اس میں صاف لکھا ہے کہ یہ کشف ہے اور ہر اہل علم جانتا ہے کہ رؤیا اور کشوف ظاہر پر محمول نہیں ہوتے بلکہ تعبیر طلب ہوتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں حضرت یوسف علیہ السلام کا یہ کشف موجود ہے کہ میں نے گیارہ ستاروں اور سورج و چاند کو سجدہ کرتے دیکھا اور اس کشف کی تعبیر کی گئی کہ ستاروں سے مراد بھائی ہیں۔ اور چاند و سورج سے مراد ماں اور باپ ہیں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ کشف بھی تعبیر طلب ہے اور آپ نے اپنی کتاب "آئینہ کمالات اسلام" میں اس کی تعبیر بھی بیان فرمائی ہے جس کو احرار نے عمداً دھوکہ دینے کے لئے چھوڑ دیا ہے۔ اور تعبیر کی کتابوں میں یہ وضاحت سے لکھا ہوا ہے کہ جو شخص خواب اور کشف میں یہ دیکھے کہ میں خدا ہوں تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ ہدایت کے راستہ پر قائم ہے۔ (تعطیر الانام ص۹) پس یہ کشف بتا رہا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے مقرب اور ہدایت پر قائم ہیں۔

اعتراض نمبر ۲:۔ "انت منی بمنزلۃ اولادی" (الہام)

جواب:۔ ۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ بیٹوں سے پاک ہے"

(حقیقۃ الوحی ص۸۶)

(۲) اس الہام میں یہ نہیں کہا گیا کہ آپ خدا کے بیٹے ہیں بلکہ "بمنزلۃ اولادی" کے الفاظ ہیں جو صریح طور پر خدا کے بیٹے کی نفی کرتے ہیں۔

(۳) قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اذکروا اللّٰہ کذکرکم اباءکم

(البقرہ ع ۲۵) یعنی اللہ کو ایسے یاد کرو جیسے باپوں کو یاد کرتے ہو۔ گویا خدا تعالیٰ باپ تو نہیں مگر بمنزلہ باپ ضرور ہے۔ اسی لئے حضرت مولانا روم فرماتے ہیں کہ:

اولیاء اطفال حق اند اے پسر
در حضور و غیبت آگاہ باخبر

یعنی اولیاء خدا تعالیٰ کی اولاد ہوتے ہیں۔

اعتراض نمبر ۳:۔ "نبوت کا اقرار بھی ہے اور انکار بھی"؟

جواب:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس عقدہ کو خود حل فرماتے ہیں چنانچہ فرمایا:۔

"جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ ہی مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کرکے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطے سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی نئی شریعت کے، اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔"

(ایک غلطی کا ازالہ ص۹)

ختم نبوت اور احرار

اسی سلسلہ میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ دراصل احرار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے منکر ہیں۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت محمد مصطفےٰ خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عیسےٰ علیہ السلام آئیں گے جو بنی اسرائیل کے ایک مستقل نبی ہیں لیکن حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے آنے سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مہر خاتمیت ٹوٹتی ہے اس لئے امت محمدیہ میں ان کے آنے کی کوئی گنجائش نہیں اور آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان خاتمیت کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:۔

"وہ خاتم الانبیاء ہے مگر ان معنوں میں نہیں کہ آئندہ اس سے کوئی روحانی فیض نہیں ملے گا بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہے بجز اس کی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا اور اس کی امت کے لئے قیامت تک کے لئے مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوگا اور بجز اس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں ایک وہی ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل جاتی ہے جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے"

(حقیقۃ الوحی ص۲۷-۲۸)

اعتراض نمبر ۴:۔ اپنی تحریرات میں گالیاں بھی دی ہیں اور دشنام دہی سے انکار بھی کیا ہے۔

جواب نمبر ۱: حقیقت یہی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دشنام دہی نہیں کی۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"جہاں تک مجھے معلوم ہے میں نے ایک لفظ بھی ایسا استعمال نہیں کیا جس کو دشنام دہی کہا جائے"

(ازالہ اوہام ص۱۳)

(۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بعض علماء کے متعلق فرمایا کہ علماءھم شر من تحت ادیم السماء (مشکوٰۃ باب العلم) یعنی وہ آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسے ہی لوگوں کی نسبت بعض الفاظ اظہار واقعہ کے طور پر بیان فرمائے ہیں اور یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ اظہار واقعہ گالی نہیں کہلاتی۔ چنانچہ قرآن کریم میں اظہار واقعہ کے طور پر ہی منکرین کمثل الحمار، کمثل الکلب، کالانعام، شر البریہ اور زنیم کہا گیا ہے اور جہاں تک شرفاء کا تعلق ہے ان کے متعلق حضور فرماتے ہیں:۔

"ہم نیک علماء کی ہتک اور شرفاء کی توہین سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں۔ خواہ ایسے لوگ مسلمان ہوں یا عیسائی اور آریہ"

(لجۃ النور ص۶۷)

اعتراض نمبر ۵:۔ قادیان کی نسبت پیشگوئی کی کہ وہاں طاعون نہیں آئے گی لیکن طاعون وہاں آئی۔

جواب:۔ قادیان کے متعلق جو پیشگوئی حضور نے فرمائی وہ حسب ذیل تھی۔

"ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ قادیان میں کبھی طاعون جارف نہیں پڑے گی جو گاؤں کو ویران کرنے والی اور کھا جانے والی ہوتی ہے"

(دافع البلاء ص۱۷)

پس قادیان کی نسبت یہ پیشگوئی نہ تھی کہ وہاں طاعون مطلقاً نہ آئے گی بلکہ پیشگوئی یہ تھی کہ طاعون جارف نہیں آئے گی اور کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ قادیان میں طاعون جارف آئی۔ غرض یہ پیشگوئی بڑی آب و تاب سے پوری ہوئی۔

اعتراض نمبر ۶:۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت آپ کی تحریروں میں تناقض ہے۔ ۱۔ مسیح کو نبی بھی قرار دیا اور اس کے خلاف بھی کہا۔

جواب:۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت حضور فرماتے ہیں:۔

"حضرت مسیح کے حق میں کوئی بے ادبی کا کلمہ میرے منہ سے نہیں نکلا یہ سب مخالفوں کا افترا ہے۔ ہاں چونکہ درحقیقت کوئی ایسا یسوع مسیح نہیں گذرا جس نے خدائی کا دعویٰ کیا اور آنے والے خاتم الانبیاء کو جھوٹا قرار دیا۔ اس لئے میں

(باقی صفحہ ۷ پر)

افادات امام ابن قیمؒ

دعوتِ حق سے انحراف کے اسباب

(۲)

(از روزنامہ تسنیم ۱۰ اپریل ۱۹۵۲ء)

ابوطالب وغیرہ اسی وجہ سے ایمان نہ لائے۔ چنانچہ انہوں نے اس چیز کو اختیار کیا۔ جو ان کے باپ دادا کو پسند تھی۔ اور یہ گوارا نہ کیا۔ کہ اپنے عمل سے ان کے کفر اور گمراہی کی شہادت دیں۔ انہیں یہ ڈر تھا۔ کہ اگر ہم ایمان لے آئے۔ تو لوگ یہ کہیں گے کہ دیکھا۔ یہ لوگ اپنے باپ دادا کے دین کو چھوڑ کر کافر ہو گئے۔

ابوطالب کی موت کے وقت کفار مکہ ان کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ کہ کیا تو اپنے آبائی دین کو چھوڑنے لگا ہے تو انہوں نے آخر میں کہا۔ کہ میں ملت عبد المطلب پر ہوں۔ کفار مکہ نے اپنے سردار عبد المطلب کی تعظیم کی خاطر انہیں مجبور کیا۔ کہ اس کی ملت کو نہ چھوڑیں۔ سو انہوں نے ایسا عمل نہ کیا جس سے ان کے آباؤ اجداد کی تنقیص کا پہلو نکلتا ہو۔

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ کہ اگر مجھے بنو عبد المطلب کی عار نہ ہوتی۔ تو میں ایمان لے آتا۔ اور آپ کے سامنے اقرار حق کرتا۔ یہ اشعار اسی بات کی تصریح کرتے ہیں۔ کہ وہ آپ کی نبوت کو حق سمجھتے تھے۔

ولقد علمت بان دین محمد

میں جان چکا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین

من خیر ادیان البریۃ دینا

دنیا کے سب دینوں سے بہتر ہے۔

لولا الملامۃ او حذار مسبۃ

اگر مجھے ملامت اور عار کا ڈر نہ ہوتا

لوجدتنی سمحا بذاک مبینا

تو آپ مجھے اسکے لئے کھلا ہوا مطیع پاتے

چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے بزرگوں کو گمراہ کہتے تھے۔ اور ذلیل گردانتے تھے۔ کہ وہ عقل سے کورے ہیں۔ تو اس بنا پر ابوطالب ایمان لانے سے باز رہے۔

(۹) بعض لوگ۔ اس وجہ سے اتباع حق نہیں کرتے کہ کچھ ایسے لوگ جن سے ان کی دشمنی ہے۔ انہوں نے رسول کی اطاعت کر لی ہے۔ اور اس کے دین میں داخل ہو کر پہلی صفوں میں پہنچ گئے ہیں۔ اور انہوں نے خاص قرب حاصل کر لیا ہے۔ اس چیز نے بھی بہت سے لوگوں کو اتباع حق سے روکا۔ کیونکہ جب کوئی شخص کسی کا دشمن ہو جاتا ہے۔ تو وہ اس زمین کو بھی ناپسند کرتا ہے جس پر وہ چلتا ہے۔ اور اس کی مخالفت میں پوری طرح لگ جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ اس کی مخالفت کی وجہ سے حق اور اہل حق کی مخالفت پر اتر آتا ہے۔ اگرچہ اس کے اور اہل حق کے درمیان کوئی عداوت نہ ہو۔ یہودیوں نے انصار کے ساتھ ایسا ہی کیا۔ کیونکہ وہ ان کے دشمن تھے۔ اور کہتے تھے کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی۔ تو ہم بھی آپ کی اتباع میں نکلیں گے۔ اور آپ کے ساتھ ہو کر لڑیں گے۔ لیکن جب انصار نے پہل کی۔ اور اسلام لے آئے۔ تو یہودیوں کو انصار کی دشمنی نے اس بات پر برانگیختہ کیا۔ کہ وہ کفر اور یہودیت پر قائم رہیں ــــ

(۱۰) اکثر اوقات کوئی خاص قسم کی عادت بن جانے کی وجہ سے وہ حق کو نہیں مانتے۔ کیونکہ عادت بعض اتنی غالب ہو جاتی ہے۔ کہ وہ فطرت ثانیہ بن جاتی ہے۔ بچپن کی حالت میں آدمی کی جس ماحول میں تربیت ہوئی اس کا دل اس سے مانوس ہوگا۔ جس طرح کہ انسان کا گوشت پوست اسی غذا سے نشو و نما حاصل کرتا ہے جو اسے بچپن سے مل رہی ہے۔

پھر جب دفعتاً علم کی روشنی منور ہوتی ہے۔ اور جہالت کی تاریکیوں کے چھٹنے کا موقع آتا ہے۔ تو اسے گمراہی کی جدائی ناگوار گزرتی ہے۔ اور اکثر ارباب اقتدار اور اصحاب مذاہب پر یہی سبب غالب رہتا ہے۔ ایسے بہت تھوڑے نکلے ہیں۔ جنہوں نے پرانی عادتوں کے خول کو توڑ کر حق کی نصیحت کو قبول کر لیا۔

پرانی عادتیں اور طور طریقے اکثر لوگوں پر غالب ہوتے ہیں۔ تو ان کو چھوڑنا ایسا ہی ہوتا ہے جیسے ایک دین کو چھوڑ کر دوسرا دین اختیار کر لیا جائے۔

اللہ تعالیٰ کا اس کے انبیاء اور رسولوں پر درود و سلام ہو۔ خاص کر آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جنہوں نے امتوں کے طبائع کو بدل ڈالا۔ اور ان کو ایمان کی طرف منتقل کر دیا۔ یہاں تک کہ انہوں نے ایمان کے ساتھ ان کی طبیعت بدل ڈالی۔

تحریک جدید کا مطالبہ ۲ - امانت فنڈ

الحمد للہ۔ جماعت کے ایک قلیل طبقہ کی ادنیٰ کوششوں کے نتیجہ میں امانت فنڈ تحریک جدید کے متعلق حضرت امیر المومنین کے اندازہ اول یعنی ۸ لاکھ کے قریب رقوم امانت فنڈ تحریک جدید میں جمع ہو گئی ہیں اس لئے اب وقت آپہنچا ہے کہ جماعت کو اگلے قدم پر پہنچنے کے لئے تیار کیا جائے۔ یعنی امانت فنڈ میں کروڑ دو کروڑ روپیہ ہو جائے۔

ہو سکتا ہے بادی النظر میں کروڑ دو کروڑ روپے کے تخمینہ کو مشکل خیال کیا جائے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ تاحال جماعت کے جس قلیل حصہ نے اس طرف توجہ کی ہے۔ اسے جماعت کا ایک فی صدی نہیں کہا جا سکتا رقوم جمع کرانے والوں میں تاجر اور مالدار طبقہ قریباً صفر کے برابر ہے اور بڑی اکثریت غرباء کی ہے۔ اس لئے اگر امانت فنڈ کی پوری اہمیت واضح کی جاوے تو کروڑ دو کروڑ روپیہ جمع ہونا کچھ مشکل نہیں۔

اس تحریک کی اہمیت اور فوائد کے متعلق حضور اقدس فرماتے ہیں۔

”میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں۔ ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں۔ اور سمجھتا ہوں۔ کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے۔ کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں۔ کہ جاننے والے جانتے ہیں کہ وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈال دینے والے ہیں“

جماعت کی بچت کی عادت ہی جماعت کی اقتصادی ترقی کی ضمانت ہے۔ حضور اقدس فرماتے ہیں:۔

”ہر احمدی جو ایک پیسہ بھی بچا سکتا ہو اُسے چاہیئے کہ یہاں امانت فنڈ میں جمع کرائے۔“ پھر فرماتے ہیں:۔

”میری تجویز ہے کہ آدھی روٹی کھ لیں رکھ تا جب نہ ملے تو اُسے کھا سکو۔ اور اسی غرض سے میں نے تحریک جدید کا امانت فنڈ قائم کیا تھا جو شخص اس تجویز پر عمل کرتا ہے۔ وہ فائدہ میں رہتا ہے۔ کوئی شخص خواہ کتنا غریب ہو اسے چاہیئے کہ کچھ نہ کچھ ضرور جمع کرتا رہے خواہ وہ روپیہ یا دو روپیہ ہی کیوں نہ ہو“

ــــــ

بچت کی غرض سے تحریک میں ایک غیر تابع مرضی قائم ہے

دوستوں کو چاہیئے۔ کہ ماہوار کچھ نہ کچھ رقم اس مد میں جمع کرائیں۔ اس میں جب کوئی فرد روپیہ رکھواتا ہے۔ تو سوائے خاص حالات کے اسے اجازت نہیں ہوتی۔ کہ ایک ماہ کے نوٹس سے کم عرصہ میں رقم برآمد کروا سکے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ جو افراد روپیہ بچانا چاہیں۔ لیکن چھوٹی ضرورت پر روپیہ برآمد کروا لیتے ہیں وہ آسانی سے اور یکدم روپیہ نہ لے سکیں۔ اور صرف روپیہ خاص ضرورت کے موقع پر ہی حاصل کیا جا سکے۔ اس طرح رکھوائے ہوئے روپیہ پر زکوٰۃ نہیں۔ کیونکہ اس روپیہ کو تحریک بھی بوقت ضرورت استعمال کر سکتی ہے۔ چھوٹی چھوٹی رقوم سے کھاتہ کھلوایا جا سکتا ہے۔ حضور اقدس فرماتے ہیں:۔

”تمہیں یہ نہیں سوچنا چاہیئے کہ تمہاری رقم چھوٹی ہے یا بڑی۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ میرے پچاس ساٹھ روپے سے کیا بنے گا۔ حالانکہ پچاس پچاس ساٹھ ساٹھ روپے ہزاروں اور لاکھوں بن جاتے ہیں۔“

جماعت کے تمام وہ افراد جن کی رقوم ڈاکخانہ یا بنکوں میں Fixed Deposits میں پڑی ہیں۔ امانت تحریک کی مد غیر تابع مرضی میں کھاتہ کھلوا سکتے ہیں۔

ایسے احباب جماعت کے لئے جو current account کی طرز پر حساب کھولنا چاہیں۔ مد تابع مرضی موجود ہے۔ وہ جس وقت چاہیں رقم جمع یا برآمد کرا سکتے ہیں ڈرافٹ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام نیشنل اینڈ گرینڈلیز بنک یا آسٹریلیشیا بنک کی معرفت آسکتے ہیں۔ دیگر بڑے شہروں میں ڈرافٹ منگوائے جا سکتے ہیں۔ کراچی اور لاہور کے احباب کراس چیکوں سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

دفتر امانت حسابداروں کو باقاعدگی سے چیک بکیں اور پاس بکیں بغیر اجرت کے تقسیم کرتا ہے۔ حسابداروں کو ہر Transaction کی اطلاع دیتا ہے۔ اور بعض کو ماہوار بقایا کی اطلاع دیتا ہے۔ حسابات کو سخت پوشیدہ رکھا جاتا ہے۔

دفتر امانت کو اس طرز پر منظم کیا گیا ہے۔ کہ دفتروں کی روایتی دیر کو اس دفتر سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر حسابدار چیک کی تیاری میں بنکوں میں رائج قواعد کی پابندی کریں مثلاً دستخطوں کا صحیح ہونا وغیرہ تو جس دن ان کا چیک وصول ہوتا ہے۔ اُسی دن روپیہ اُن کو بھجوا دیا جاتا ہے۔ چیک وصول ہونے پر T.T اور تار منی آرڈر سے بھی روپیہ بھجوایا جا سکتا ہے۔ (زائد خرچ بذمہ حسابدار)

روپیہ کی واپسی کے اخراجات دفتر امانت برداشت کرتا ہے۔ روپیہ بھجواتے وقت صرف امانت ذاتی کے الفاظ کافی نہیں۔ بلکہ امانت تحریک جدید تحریر کرنا چاہیئے۔ حضور اقدس فرماتے ہیں۔

"صدر انجمن احمدیہ میں (امانت ذاتی) تو روپیہ رکھوانے کی لوگوں کو عادت پڑی ہوئی ہے۔ لیکن میں تحریک جدید کے لئے (امانت تحریک جدید) جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنا روپیہ وہاں بھی رکھیں۔"

حساب کھلوانے کا فارم لوکل جماعت کے پریذیڈنٹ یا امیر صاحبان سے مل سکتا ہے۔ یا افسر امانت تحریک جدید ربوہ کو تحریر فرماویں۔ آج ہی اپنا حساب کھلوا دیں۔ اور یہ بھی تسلی کر لیں، کہ آپ کے سب دوستوں تک یہ تحریک پہنچ گئی ہے۔

(وکیل المال ثانی تحریک جدید)

مخالفین احمدیت کے چند اعتراضات: (بقیہ صفحہ ۵)

فرض محال کے طور پر اس کی نسبت ضرور بیان کیا ہے۔ کہ ایسا مسیح جس کے یہ کلمات ہوں۔ راستباز نہیں ٹھیر سکتا۔ لیکن ہمارا مسیح ابن مریم جو اپنے تئیں بندہ اور رسول کہلاتا ہے۔ اور خاتم الانبیاء کا مصدق ہے۔ اس پر ہم ایمان لاتے ہیں۔" (تریاق القلوب حاشیہ صفحہ ۔۔)

سوال نمبر ۲:۔ مسیح کو بن باپ بھی قرار دیا۔ اور یوسف نجار کو ان کا باپ بھی۔

جواب:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عقیدہ از روئے قرآن یہی تھا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن باپ ہیں۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"ہمارا ایمان اور اعتقاد یہی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن باپ تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کو سب طاقتیں ہیں۔ نیچری جو یہ دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ ان کا باپ تھا۔ وہ غلطی پر ہیں۔ ایسے لوگوں کا خدا مردہ خدا ہے۔"

(الحکم جون ۱۹۰۱ء بحوالہ ذکر حبیب)

اور جہاں یوسف نجار کو ان کا باپ کہا ہے۔ وہ انجیلی تعلیم کی رو سے ہے۔ قرآن کریم کی رو سے یا اپنے عقیدہ کی رو سے نہیں۔

سوال نمبر ۳:۔ آنے والے مسیح کو نبی بھی قرار دیا ہے۔ اور ان کی نبوت سے انکار بھی کیا ہے۔

جواب:۔ آنے والے مسیح کی نبوت سے انکار محض صاحب شریعت نبی ہونے کی حیثیت سے اور اقرار بے شریعت نبی ہونے کے لحاظ سے۔

سوال:۔ مسیح بن مریم کو امت میں بھی شمار کیا ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہے۔ اس کو امتی قرار دینا کفر ہے۔

جواب:۔ آنے والے مسیح کو امتی قرار دیا ہے۔ کیونکہ وہ امت کا ایک فرد ہے۔ لیکن اسرائیلی مسیح کو دوبارہ لانا اور اس کو امتی بنانا یقیناً کفر ہے۔ کیونکہ بوجہ مستقل نبی ہونے کے ان کو امتی بنانا نہ صرف یہ کہ جائز نہیں بلکہ کفر ہے۔

سوال نمبر ۵:۔ حضرت مسیحؑ کے معجزات کا اقرار بھی کیا ہے۔ اور انکار بھی۔

جواب:۔ حضرت مسیح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نبی تھے۔ اور آپ نے راستباز نبیوں کی طرح معجزات دکھائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قرآن کریم کی رو سے یہی عقیدہ ہے۔ البتہ عیسائیوں کو ملزم کرنے اور ان پر حجت پوری کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا کہ تمہاری انجیل کی رو سے تو یہ پتہ چلتا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰؑ نے کوئی معجزہ ظاہر نہیں کیا۔

ناظرین! ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بوضاحت ثابت کر دیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام میں ہرگز ہرگز کوئی تناقض نہیں۔ مگر احراری علماء جن عقائد کے قائل ہیں۔ ان میں یقیناً زبردست تناقض ہے۔ چنانچہ ذیل میں اس کے چند نمونے ملاحظہ فرمائیں:۔ اول۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی "ختم نبوت" کے تحفظ کے دعویدار ایک طرف تو یہ کہتے ہیں۔ کہ حضور کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی (تابع یا غیر تابع) نہیں آسکتا۔ مگر دوسری طرف یہ عقیدہ بھی رکھتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ نبی اللہ ضرور آئیں گے۔ اگرچہ کہیں کہ وہ نبی ہو کر نہیں آئیں گے۔

(باقی صفحہ ۸ پر ملاحظہ فرمائیں)

مالان کے نئے صدارتی قانون کی پوری مخالفت کیجائیگی

کیپ ٹاؤن ۱۷ اپریل - عدالتی اختیارات کو کم کرنے کے لئے مالان کی وزارت جو مسودہ قانون پیش کرنا چاہتی ہے - اس میں اسے مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے - شاید اگلے ہفتے تک پیش ہی نہ ہو سکے مسودہ نیشنلسٹ ہیرآر کی کو منگل وار کے روز پیش کرنا تھا مگر اچانک ملتوی کر دیا گیا۔

دریں اثنا پارلیمنٹ میں چار دنوں سے حکومت اور حزب مخالف کے درمیان نہایت شدید سیاسی جنگ جاری ہے - دونوں فریق اپنے موقف کی سختی سے حمایت کر رہے ہیں -

حزب مخالف کا سختی کے ساتھ یہ نظریہ ہے کہ اگر یہ مسودہ قانون پیش کر دیا گیا تو ملک میں بغاوت اور فسادات بھڑک اٹھیں گے - لیکن نیشنلسٹوں کا کہنا ہے کہ صرف ان کی پالیسی ہی امن قائم رکھ سکتی ہے یونائیٹڈ پارٹی کو اپنے قانونی مشیر کی طرف سے یہ مشورہ ملا ہے کہ دستور اساسی کی منظور شدہ شقوں کو تبدیل کرنے کے لئے جب تک مشترکہ پارلیمانی ممبروں کی - دو تہائی اکثریت منظوری نہ دے عدالتیں اسے مسترد کر دیں گی - یہ پارٹی اس سلسلے میں حمایت نہیں کرے گی - اور ان اطلاعات کی تردید کر دی گئی ہے کہ وہ نیشنلسٹوں کے مطالبہ کے سامنے جھکتے جاتے ہیں

یونائیٹڈ پارٹی کے لیڈر ڈاکٹر سٹراس نے پارٹی کے اس فیصلے کا اعلان کیا ہے کہ وہ لیبر پارٹی اور ٹارچ کمانڈو سے مل کر نیشنلسٹوں کے خلاف مہم جاری کریں گے - تاکہ قانون کی حفاظت کرتے ہوئے دستور اساسی کو ایک مقدس امانت کے طور پر بچایا جائے - (اسٹار)

(بقیہ صفحہ ۷)

تو امام سیوطیؒ کا فتویٰ سن لیں: - فرماتے ہیں
مَنْ قَالَ بِسَلْبِ نُبُوَّتِهٖ کَفَرَ حَقًّا
(حج الکرامہ صـ ۱۳۱)

کہ جو شخص کہے کہ حضرت عیسٰےؑ جب آئینگے نبی ہی ہوں گے وہ پکا کافر ہے

دوم: - قرآن کریم انبیاء علیہم السلام کو معصوم اور گناہوں سے پاک قرار دیتا ہے - مگر احراری علماء کا عقیدہ ہے کہ حضرت آدمؑ نے شرک کیا - (جلالین) حضرت ابراہیمؑ نے تین جھوٹ بولے اسی طرح حضرت داؤدؑ سلیمانؑ اور حضرت یوسفؑ کی طرف وہ باتیں منسوب کرتے ہیں - جو معصومیت کے سخت خلاف ہیں۔

سوم: - قرآن کریم کو اللہ تعالےٰ نے محفوظ اور قیامت تک قائم رہنے والی کتاب قرار دیا ہے - مگر احراری مانتے ہیں کہ قرآن کریم کی پانچ سے کر پانچ سو آیات تک منسوخ ہیں -
العیاذ باللہ

فالج کے کامیاب علاج کی دریافت

نیویارک ۱۷ اپریل - میڈیکل سائنس انسان کی سب سے خوفناک بیماری پولی مائیلٹس (Poliomyelitis) پر فتح پانے میں بڑی تیزی سے ترقی کر رہی ہے -

تجرباتی حیوانیات کے امریکی سائنسدانوں کے وفاق نے جس کا اجلاس ان دنوں ہو رہا ہے - یہ اطلاع دی ہے کہ اس خوفناک بیماری کے (جسے فالج بھی کہا جاتا ہے) خلاف طویل اور وقت طلب جنگ میں بڑی کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں - سائینسدانوں نے اجلاس میں اپنی تقریروں میں بتایا کہ ان کامیابیوں نے اس مرض کا قلع قمع کرنے کا دروازہ کھولدیا ہے - انہوں نے یہ خیال ظاہر کیا کہ اس مرض کا قلع قمع کرنے کے لئے ۲ پروگرام مرتب کئے جائیں ایک پروگرام ایسے علاقوں کے لئے ہو جہاں یہ مرض متعدی نوعیت رکھتا ہے اور دوسرا پروگرام ایسے لوگوں کے لئے مختص کر دیا جائے جن کے خون میں اس مرض کے اثرات موجود ہیں - لیکن ابھی تک اعصابی نظام [illegible]

کولمبو پلان مشارتی کمیٹی کراچی کا اجلاس

لندن (ہوائی ڈاک سے) کولمبو پلان کمیٹی کے اجلاس منعقدہ کراچی میں کمیٹی کے ایک سال کے کام پر تبصرہ کیا گیا - آئندہ سال کے لئے جو منصوبہ تیار کیا گیا ہے - اس پر تبصرہ کرتے ہوئے اخبار ٹائمز رقمطراز ہے - کہ جہاں تک غذائی کاروائی کا تعلق ہے - جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک منصوبے کے اصولوں کو بڑی خوبی سے اپنا رہے ہیں - مثال کے طور پر ہندوستان نے ایک پانچ سالہ سکیم تیار کر لی ہے - جس کے ذریعہ خوراک کی پیداوار کو بڑھانے اور دریاؤں کو کسی نقصان پہنچائے بغیر، کا کام شروع کر دیا گیا ہے - کیونکہ دریاؤں کے ذریعہ آبپاشی اور بجلی کے کئی منصوبے بھی زیر غور ہیں - برطانیہ امریکہ کینیڈا، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے ممالک جو ایشیائی ممالک کو امداد دینے والوں میں سے ہیں اس امداد سے ایشیائی ممالک نے جس طرح کام لیا ہے - اسکے پیش نظر یہ ممالک مطمئن ہیں - آئندہ بارہ مہینوں میں مدد لینے والے ممالک کی ضروریات بڑھ جائینگی - اسلئے امداد دینے والے ممالک نے انہیں یقین دلایا ہے - کہ وہ بدستور امداد دیتے رہیں گے

روسی ترکستان میں کوئی آزاد مسجد باقی نہیں رہی

صرف انہی مساجد میں عبادات کی اجازت ہے جو حکومت کی نگرانی میں ہیں

اسلامی ممالک سے نیشنل ترکستان یونیٹی کمیٹی کی اپیل

جنیوا ۱۷ اپریل - نیشنل ترکستان یونٹی کمیٹی جنیوا ہیڈ کوارٹر سے اسلامی ممالک کے نام ایک اپیل شائع کی گئی ہے کہ ان کے وطن کے حالات کی تحقیقات کرنے کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا جائے اور اس مقصد کے لئے اقوام متحدہ کی حمایت دا غانت حاصل کی جائے - کمیٹی کا اعلان ہے کہ اگر روس تحقیقات کی اجازت نہ دے تو اسلامی ممالک اس کے ساتھ تمام ثقافتی تجارتی اور سفارتی تعلقات منقطع کریں ۔

ایک بیان میں بتایا گیا ہے کہ اپنی دہشت انگیزی کے دور میں روسی سامراجی ۵۰ لاکھ سے زیادہ افراد کو ہلاک کر چکے ہیں - ہلاک شدگان میں مذہبی لوگ قوم پرست اور مختلف گروہوں کے وہ عوام شامل ہیں جن پر بیحطرفہ کاروائی سے "عوام دشمنی" کا الزام لگایا گیا تھا۔

ترکستان اب ایک ایسی سرزمین بن چکی ہے - جس میں کوئی آزاد مسجد باقی نہیں رہی - صرف انہی مساجد میں عبادت کرنے کی اجازت ہے جو حکومت کی نگرانی میں ہیں - لیکن یہاں بھی عبادت گزاروں کی فہرست مرتب کی جاتی ہے اور ان میں سے قیدی کیمپوں کو بھیجے اور ملک بدر کرنے کے لئے قربانی کے بکرے چنے جاتے ہیں -

اگرچہ ایک اشتراکی مفتی کا تقرر عمل میں آچکا ہے مگر وہ محض پروپیگنڈا کی غرض سے مذہبی راہنما مقرر ہوا ہے اسے مذہبی علوم اور روایات سے کماحقہٗ واقفیت نہیں ہے - تمام ترکستان میں عربی رسم الخط اور عربی زبان کو ممنوع قرار دیکر روس کی جبری تعلیم جاری کر دی گئی ہے

ادارہ مذکورہ کے صدر روحی کاظم خانی نے اعلان کیا ہے کہ ہم صرف اپنے مفاد کی خاطر نہیں لڑ رہے بلکہ اپنے تمام اسلامی بھائیوں کے حقوق اور آزادی کا تحفظ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں - (دستار)

لنڈن میں عمرو پاشا کی آمد کا مقصد

لنڈن ۱۷ اپریل یہ معلوم ہوا ہے کہ عمرو پاشا لنڈن اس غرض سے نہیں گئے کہ کوئی نئی تجویز پیش کریں بلکہ ان کا مقصد یہی ہے کہ سوڈان کے متعلق مصری نقطہ نظر حکومت برطانیہ کو تسلیم کروانے کی کوشش کریں - لنڈن میں دفتر خارجہ کے ساتھ ان کی بات چیت جاری رہے گی - مگر ان کے دوران میں کسی نئی تبدیلی کا امکان نہیں ہے -

قاہرہ میں برطانوی سفیر رالیف سٹیونسن اور مصری وزراء کے درمیان بھی ملاقاتیں جاری رہنے کا امکان ہے - لیکن اس بات چیت پر لنڈن کے نتائج کا کافی اثر پڑنا ناگزیر ہے -

دفتر خارجہ میں اس اطلاع کی تردید کر دی گئی ہے کہ سر رالیف سٹیونسن نے استعفا دیدیا تھا مگر مسٹر انتھونی ایڈن نے اسے منظور نہ کیا - (دستار)

وزیر داخلہ کے اختیارات میں توسیع

قاہرہ ۱۷ اپریل مصر کے وزیر داخلہ کو اختیارات دیئے گئے ہیں کہ وہ ایسے اشخاص کی گرفتاری کے وارنٹ جاری کر سکتے ہیں جن سے امن عامہ کو خطرہ ہو - اور ان افراد کو مقررہ مقامات پر زیر حراست رکھنے کا حکم بھی دے سکتے ہیں۔

یہ اختیارات مارشل لاء کے تحت کابینہ کے اجلاس کے بعد دئیے گئے ہیں - معمول کے مطابق مصر میں کسی شخص کو عدالت کے وارنٹوں کے بغیر گرفتار نہیں کیا جا سکتا - (دستار)